اُردو ڈکشنری بورڈ، کراچی کی ادبی خدمات

Literary Services of Urdu Dictionary Board, Karachi

Abida Huma, Lecturer, Department of Urdu, University of Sindh, Jamshoro.

Abstract:

"Urdu Dictionary Board", Karachi is Literary institution where with a clear objective and a scientific basis the preparation of Urdu Dictionary is going on, which is milestone in the history of Urdu Language and Literature. With a resolution on 14th June 1958, the objectives of the institution are as follows.

1. Compilation of a Comprehensive Urdu Dictionary, keeping Linguistic Principles of Oxford Dictionary.
2. Such steps, which are useful for the progress of Urdu Language and Literature.

Preparation of Urdu Dictionary (on Historic Principles) is a great literary work in Asian Countries. In the same way, publication of other books under the board is also significant. Due to their importance and usefulness, these books occupy a very important place in construction and formation of the future of Urdu Language and Literature.

In this article, we will divide publications of "Urdu Dictionary Board" under two categories, Firstly, Importance and Usefulness of Urdu Dictionary (On Historic Principles), Secondly, Board's Publication, which are published against for the Lover of Literature.

ادارے کسی بھی معاشرے کی ذہنی، علمی وفکری تربیت میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔ اہلِ علم، فکر ونظر، علمی وادبی، معاشرتی ومعاشی اور سائنسی تقاضوں کی بابت فہم وادراک پیدا کرتے ہیں۔ غرض یہ کہ معاشرتی اصلاح میں اداروں کی حیثیت ایک مسلّمہ حقیقت قرار دی جاتی ہے۔

''اُردو ڈکشنری بورڈ، ایسا ہی ایک ادارہ ہے، جہاں اجتماعی حیثیت میں ایک واضح مقصد اور منظّم ضابطے کے تحت ''اُردو لغت'' کی تیاری کا عمل جاری ہے، جو اُردو زبان وادب کی تاریخ کا ایک بڑا کارنامہ ہے۔

''اُردو ڈکشنری بورڈ'' ابتداً ''ترقی اُردو بورڈ'' کے نام سے وفاقی وزارتِ تعلیمات کی ایک قرارداد کے تحت ۱۴، جون ۱۹۵۸ء کو کراچی میں قائم ہوا۔ ۱۹۸۲ء کی ایک قرارداد کے تحت اس کا نام ''ترقی اُردو بورڈ'' سے ''اُردو لغت بورڈ'' رکھ دیا گیا۔ اب یہ اسی نام سے خدمات انجام دے رہا ہے۔ اس ادارے اور اس عظیم منصوبۂ لغت کے بانی عترت حسین زبیری، ایجوکیشنل ایڈوائزر، وزارتِ تعلیمات، حکومت پاکستان تھے۔ انھوں نے سب سے پہلے لسانیاتی اصول پر مبنی اُردو زبان کی ایک جامع لغت کی نہ صرف ضرورت محسوس کی، بلکہ اس خیال کو عملی جامہ پہنانے کے لیے بہ حیثیت مشیرِ تعلیم (حکومتِ پاکستان) عملی قدم بھی اٹھایا اور یوں ادارے کا وجود عمل میں آیا۔ بورڈ کے قیام کا مقصد ۱۴، جون ۱۹۵۸ء کی قرارداد میں اس طرح واضح کیا گیا کہ:

> ''جو کام بورڈ کو تفویض کیا گیا اس کی دو شقیں ہیں۔
> اوّل: لسانیاتی اصول کو مدِ نظر رکھتے ہوئے آکسفورڈ ڈکشنری کے نمونے پر اُردو کی ایک جامع لغت کی تدوین۔
> دوم: ایسے مزید اقدامات جو اُردو زبان و ادب کی ترقی کے لیے مفید ہوں۔[۱]

۱۴، جون ۱۹۵۸ء کو بورڈ کی جو ابتدائی قرارداد منعقد ہوئی اس میں درج ذیل ارکان منتخب ہوئے۔

۱۔ ڈاکٹر ممتاز حسن [۲] — صدر
سیکریٹری وزارتِ مالیات، حکومتِ پاکستان، کراچی۔

۲۔ ڈاکٹر بیگم شائستہ اکرام اللہ [۳] — نائب صدر
ہائی کمشنر برائے پاکستان، لندن۔

۳۔ عترت حسین زبیری — رکن
ایجوکیشنل ایڈوائزر، وزارت تعلیمات حکومت پاکستان، کراچی۔

۴۔ ڈاکٹر مولوی عبدالحق [۴] — (اعزازی مدیرِ اعلیٰ، رکن اُردو لغت بورڈ)
صدر انجمن ترقی اُردو

۵۔ جوش ملیح آبادی [۵] — رکن
مشیر ادبی و مدیر لغت۔

۶۔ ڈاکٹر محمد شبیر اللہ رکن
صدر شعبۂ بنگالی، راج شاہی یونیورسٹی، راج شاہی، مغربی پاکستان۔
۷۔ رازق الخیری ۶ رکن
مدیر ماہ نامہ عصمت، کراچی۔
۸۔ ڈاکٹر ابواللیث صدیقی ۷ رکن
صدر شعبۂ اُردو، کراچی یونیورسٹی، کراچی۔
۹۔ شان الحق حقی ۸ رکن
محکمہ مطبوعات و فلم سازی، وزارتِ اطلاعات و نشریات
حکومت پاکستان، کراچی۔
۱۰۔ پیر حسام الدین راشدی ۹ رکن
سندھی ادبی بورڈ، کراچی۔
۱۱۔ ڈاکٹر سید عبداللہ ۱۰ رکن
پرنسپل اورینٹل کالج، لاہور۔
۱۲۔ عبدالحفیظ کاردار رکن ۱۱

ابتدا سے اب تک چھے مشاہیرِ ادب ''اُردو لغت بورڈ'' سے بہ حیثیت صدر وابستہ رہے۔

۱۔ ڈاکٹر ممتاز حسن
۲۔ ہادی حسین ۱۲
۳۔ محمد اظفر ۱۳
۴۔ ڈاکٹر جمیل جالبی ۱۴
۵۔ ڈاکٹر جمیل الدین عالی ۱۵
۶۔ ڈاکٹر فرمان فتح پوری ۱۶

اس سے پہلے ''اُردو لغت بورڈ'' میں مدیرِ اوّل کا عہدہ بھی تھا۔ بورڈ کے پہلے مدیرِ اوّل: ڈاکٹر شوکت سبزواری ۱۷ (۱۹۶۴ء تا ۱۹۷۳ء) جب کہ دوسرے مدیرِ اوّل: نسیم امروہوی ۱۸ (۱۹۷۵ء تا ۱۹۷۹ء) تھے۔

اس کے علاوہ مدیرانِ اعلیٰ کے عہدوں پر تا دمِ تحریر نوفضلاً کرام فائز رہے۔

۱۔	بابائے اُردو ڈاکٹر مولوی عبدالحق	۱۹۵۸ء تا ۱۹۶۱ء
۲۔	ڈاکٹر ابواللیث صدیقی	۱۹۷۶ء تا ۱۹۸۴ء
۳۔	ڈاکٹر فرمان فتح پوری	۱۹۸۵ء تا ۱۹۹۵ء
۴۔	ڈاکٹر حنیف قریشی فوق [۱۹]	۱۹۹۵ء تا ۱۹۹۸ء
۵۔	پروفیسر سحر انصاری [۲۰]	۱۹۹۸ء تا ۲۰۰۰ء
۶۔	مرزا نسیم بیگ [۲۱] (قائم مقام)	۲۰۰۰ء تا ۲۰۰۱ء
۷۔	ڈاکٹر یونس حسنی [۲۲]	۲۰۰۱ء تا ۲۰۰۳ء
۸۔	ڈاکٹر رؤف پاریکھ [۲۳]	۲۰۰۳ء تا ۲۰۰۷ء [۲۴]
۹۔	محترمہ فرحت فاطمہ رضوی [۲۵]	۲۰۰۷ء تا حال

''اُردو ڈکشنری بورڈ''، ستمبر ۲۰۰۷ء سے وفاقی گورنمنٹ کا ادارہ بن گیا ہے۔ [۲۶]

''اُردو لغت'' ۲۲، جلدوں میں تکمیل کو پہنچے گی۔ ۲۰۰۷ء میں اس کی ۲۱ ویں جلد منظر پر آ چکی۔ لغت کی بائیسویں جلد پر کام جاری ہے ''جس کے تا دمِ تحریر ۲۰۰ صفحات چھپ چکے ہیں۔'' [۲۷] ''۲۲ ویں جلد میں فہرست اسنادِ محولہ اور اشاریہ بھی شامل ہوگا۔'' [۲۸] بورڈ کے آئندہ منصوبوں کے بارے میں ڈاکٹر رؤف پاریکھ لکھتے ہیں کہ:

> ''بائیس جلدوں پر مشتمل زیرِ نظر لغت کے یک جلدی اور دو جلدی ایڈیشنوں کی تیاری کے اصول و ضوابط بھی زیرِ غور ہیں...ایک اور منصوبہ، لغت کے ترمیم و اضافہ شدہ ایڈیشنوں کی اشاعت کا ہے اس کے علاوہ اصطلاحات کی فرہنگوں کی تیاری اور اشاعت بھی بورڈ کے آئندہ منصوبوں میں شامل ہے۔'' [۲۹]

''اُردو لغت'' کی جلد اوّل ۱۹۷۷ء میں شایع ہوئی جس کا آغاز ''الف مقصورہ'' سے کیا گیا ہے۔ جب کہ تمام دوسری لغت (اُردو، فارسی) ''الف ممدودہ'' سے شروع ہوتی ہیں۔

''اُردو لغت'' جدید لسانیاتی اصولوں پر مرتب کی جا رہی ہے۔ لہٰذا آکسفورڈ ڈکشنری کی طرح اس میں بھی ''قدیم و جدید، متروک و رائج سب ہی قسم کے الفاظ درج کیے گئے ہیں۔'' [۳۰] ایک طرف عوام کی بول چال کے الفاظ ہیں، تو دوسری طرف علمی و فنی اصطلاحات کو بھی نظر انداز نہیں کیا گیا، کہاوتوں اور محاوروں کا بڑی حد تک احاطہ کیا گیا ہے۔

''اُردو لغت'' کی ترتیب و تدوین ایک وسیع منصوبہ ہے اس میں ہر لفظ کے اعرابِ مکتوبی و ملفوظی، جامع تشریح، مواد کی صحت، لفظ کی قواعدی حیثیت نیز تذکیر و تانیث کے تعین کے ساتھ اسناد درج کی گئی ہیں اور اس اہتمام کے ساتھ کہ لفظ کے استعمال کی تاریخی حیثیت بھی متعین ہوگئی ہے۔ اس کے لیے اُردو کی ابتدا سے لے کر حال تک کے مستند تحریری ذخیرے سے اسناد لی گئی ہیں۔ ساتھ ہی لفظ کی معنوی اور املائی تبدیلیاں اگر کوئی ہیں تو اس کی نشان دہی بھی عہد بہ عہد کی گئی ہے۔

ذخیرۂ الفاظ کی نوعیت یہ ہے کہ علاقائی اور بعض دوسری زبانوں کے علاوہ اس میں عربی، فارسی، ترکی، انگریزی، سنسکرت کے ہزاروں الفاظ شامل ہیں کہیں یہ الفاظ اپنی اصلی حالت میں ہیں اور کہیں بدلی ہوئی صورت میں یہی کیفیت ان کے تلفظ اور معنی کی ہے ''اُردو لغت'' کی ترتیب و تدوین اُردو زبان و ادب کی قابلِ قدر خدمت ہے، ہادی حسین کے مطابق:

''اگر ہم اسے اپنا قومی شاہ کار کہیں تو کیا یہ ایک مبالغہ آمیز دعویٰ ہوگا۔'' [۳۱]

''اُردو لغت'' دورِ جدید کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہے۔ موجودہ اُردو زبان پر انگریزیت کا غلبہ ہے اور انگریزی الفاظ یوں رواجِ عام ہوگئے ہیں کہ ان پر بے گانگی کا اطلاق تک نہیں ہوتا بلکہ وہ اُردو کا ہی حصہ نظر آتے ہیں۔ ''اُردو لغت'' کی ایک انفرادیت یہ بھی نظر آتی ہے کہ گزشتہ نصف صدی میں اُردو زبان میں ہونے والی تبدیلیاں ''اُردو لغت'' کی جلدوں میں واضح طور نظر آتی ہیں۔ اس سلسلے میں ڈاکٹر حافظ صفوان محمد چوہان لکھتے ہیں کہ:

> ''پہلی جلد (اشاعت ۱۹۷۷ء) میں اگر انگریزی الفاظ کا اندراج پانچ صفحوں میں ایک کی اوسط سے ملتا ہے تو اکیسویں جلد (اشاعت مارچ ۲۰۰۷ء) میں انگریزی الفاظ کے اندراج کا تناسب تخمیناً پچاس فی صد بڑھ گیا ہے۔ یہ ایک علمی اور عوامی اُردو زبان کی عین مین عکاسی ہے۔'' [۳۲]

''اُردو لغت'' کی ہر جلد بڑے سائز (۹×۱۱۱/۴) کے ہزار ہزار صفحات پر مشتمل ہے لغت کے ہر صفحے میں دو کالم ہیں اور ہر کالم میں ۵۰ سطریں ہیں۔

''اُردو لغت'' کی تیاری ایشیائی ممالک میں ایک بڑا علمی کارنامہ ہے۔ جہاں ''اُردو لغت'' کا یہ منصوبہ پاکستان کی ترقی، سالمیت اور یک جہتی کے منصوبوں کا حصہ ہے وہیں پاکستان کی طرف سے اُردو ادب کے شائقین کے لیے اکیسویں صدی کا سب سے بڑا تحفہ ہے جو بابائے اُردو مولوی عبدالحق اور زعمائے ملت کے خوابوں کی تعبیر ہے۔

معاشرے اور ادارے افراد سے کہیں زیادہ طویل عمریں پاتے ہیں لیکن یہ افراد ہی ہیں جن کی خدمات کی بدولت قومیں سدھرتی ہیں، معاشرے اصلاح پاتے ہیں اور ادارے مستحکم ہوتے ہیں۔ بورڈ سے وابستہ اراکین کی شب و روز محنت ہی کا نتیجہ ہے کہ یہ عظیم منصوبۂ لغت اپنی تکمیل کے آخری مراحل میں ہے لغت کی تیاری میں ہر شخص اپنی جگہ مشین کے پرزے کی طرح کام کررہا ہے۔ لغت کے ہر صفحے سے اس کے مدیران، اراکین کی محنت، ہمت اور خلوصِ نظر کا علم ہوتا ہے۔ بلاشبہ اُردو لغت اس ملک کے بہترین دماغوں کی مسلسل کاوش کا نتیجہ ہے۔

(۲)

''اُردو لغت بورڈ'' کے قیام کا دوسرا مقصد ایسے مزید اقدامات کرنا ہیں جو اُردو زبان و ادب کی ترقی و ترویج کے لیے مفید ثابت ہوں۔ اس بات کو پیش نظر رکھتے ہوئے بورڈ نے کچھ ایسی علمی و ادبی تخلیقات دوبارہ شایع کیں جو اپنی نوع کے اعتبار سے بڑی اہمیت کی حامل ہیں۔ دوسری طرف ان کی اہمیت و افادیت اس بنا پر بھی ہے کہ انھوں نے اُردو زبان و ادب کے مستقبل کی تعمیر و تشکیل میں بڑا حصہ لیا۔ بورڈ سے شایع ہونے والی علمی و ادبی تخلیقات کے اجمالی جائزے سے اندازہ ہوتا ہے کہ جو کتابیں دوبارہ شایع ہوئیں۔ ان میں ناول، لغت، علمی مخطوطات، بچوں کی کتب، کہانی اور مثنویات وغیرہ شامل ہیں۔ ان کتب میں اُردو زبان و ادب کی تاریخ، اس کی معاشرتی، تہذیبی خصوصیات اور ان خصوصیات سے پیدا ہونے والے ایک مخصوص مزاج کو پیشِ نظر رکھا اور کوشش یہ کی گئی کہ یہ علمی و اخلاقی اعتبار سے زیادہ سے زیادہ مفید اور کارآمد بن سکیں۔ ساتھ ہی ان کتب میں معاشرتی اور تہذیبی روایات کا عکس بھی موجود ہو اور معاشرے کا مزاج پوری طرح رچا بسا ہو۔

بورڈ نے تیس کتابوں کی فہرست تیار کی تھیں جسے چھاپنا مقصود تھا۔ لیکن بعض وجوہ کی بنا پر ان میں سے صرف ۱۶ کتابیں شایع ہوسکیں۔ جن کی تفصیل درجِ ذیل ہے۔

۱۔	جذباتِ نادر حصہ (اول، دوم)	از: نادر کاکوری	۱۹۶۱ء
۲۔	منازل السائرہ	از: راشد الخیری	۱۹۶۱ء
۳۔	مراۃ العروس	از: ڈپٹی نذیر احمد	۱۹۶۱ء
۴۔	رسومِ دہلی	از: سید احمد دہلوی	۱۹۶۲ء

۵۔	اُردو کی پہلی کتاب	از: محمد حسین آزاد	۱۹۶۳ء
۶۔	انتخابِ پھول	از: غلام عباس	۱۹۶۳ء
۷۔	خاور نامہ	از: محمد خان رستمی	۱۹۶۷ء
۸۔	مخطوطاتِ پیرس	از: آغا افتخار حسین	۱۹۶۷ء
۹۔	ترکی اُردو لغت	از: محمد صابر	۱۹۶۸ء
۱۰۔	مقالاتِ اختر	از: قاضی میاں اختر جونا گڑھی	۱۹۷۱ء
۱۱۔	اشاریہ اُردو نامہ	از: مصباح العثمانی	۱۹۹۷ء

درج ذیل کتب ''اُردو ڈکشنری بورڈ'' کے ریکارڈ میں نہیں ہیں۔

۱۔ میٹھی کہانیاں ۲۔ تاریخی کہانیاں

۳۔ باغ و بہار ۴۔ مرقع الشعراء

۵۔ مثنوی میر بہ خطِ میر

ان مطبوعات کی دوبارہ اشاعت نے اُردو زبان و ادب کی جو خدمت کی اس کی اہمیت اپنی جگہ مسلم ہے۔ان نایاب کتب کا دوبارہ شایع ہونا اس لیے بھی ضروری تھا کہ موجودہ نسل کو قدیم ادب سے روشناس کرایا جائے۔ جو ناول شایع ہوئے ان کی بنیاد اصلاح اور اخلاقی تعلیم وتلقین پر ہے، درسی کتب ''اُردو کی پہلی کتاب'' اور ''پھول'' کا انتخاب بھی اِسی سلسلے کی کڑی ہے جس میں بچوں کی تعلیم وتربیت، مذہب سے وابستگی، دوستی، شفقت، اساتذہ کا احترام جیسے موضوعات کو ابھارا گیا ہے۔ الغرض یہ بات بلاخوف کہی جاسکتی ہے کہ ''اُردو ڈکشنری بورڈ'' نے ان مطبوعات کے ذریعے جو علمی خدمات انجام دیں وہ کسی ادارے کے فخر کے لیے کوئی معمولی کارنامہ نہیں۔ ان کتب کو گم نامی کے اندھیروں سے نکالنا اور دوبارہ شایع کرنا بورڈ کا قابلِ فخر سرمایہ ہے۔ڈاکٹر ابوسلمان شاہ جہاں پوری لکھتے ہیں کہ:

> ''کسی ادارے کی شہرت اور اہمیت کے لیے یہ ضروری نہیں ہوتا کہ اس نے تعداد کے لحاظ سے اپنی مطبوعات کا ڈھیر لگا دیا ہو بلکہ اس پر ہوتا ہے کہ اس نے جو کچھ چھاپا ہے اس کی علمی حیثیت کیا ہے اور اس لحاظ سے ''ترقی اُردو بورڈ'' (اُردو ڈکشنری بورڈ) کا دفتر مالا مال ہے اور اس کا سر فخر سے بلند ہے۔'' ۳۳؎

اُردو نامہ

اُردو ڈکشنری بورڈ کا ایک اور کارنامہ ''اُردو نامہ'' کا اجراء تھا۔ اُردو نامہ اس سہ ماہی مجلّے کا نام ہے جو اُردو ڈکشنری بورڈ سے شایع ہوتا تھا۔ اس کا پہلا شمارہ اگست ۱۹۶۰ء میں شایع ہوا۔ یہ مجلّہ مسلسل سترہ سال تک یعنی ۱۹۷۷ء تک جاری رہا اس کے کل ۵۴ شمارے منظرِ عام پر آئے۔

''اُردو نامہ'' شان الحق حقی کے زیرِ ادارت شایع ہوا۔ اس کا تعارف پیش کرتے ہوئے شان الحق حقی لکھتے ہیں کہ:

> ''ترقی اُردو بورڈ'' کی کاروائیوں کی بابت لوگوں کے بڑھتے ہوئے اشتیاق نیز اپنی بعض ضروریات کے پیشِ نظر اس جریدے کا اجراء کیا گیا ہے، تا کہ ہم اپنے مسائل پر اہلِ فکر سے استصواب کر سکیں اور مشتاقانِ اُردو کو اپنی سرگرمیوں سے باخبر ہونے کا موقع دیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ علمی و ادبی حلقے میں اس کا خیر مقدم کیا جائے گا اس کے اوراق علمی و لسانی مباحث پر مفید مضامین کے لیے کھلے رہیں گے۔'' ۳۴

لغت اور زبان کی اصلاح و ترقی کے سلسلے میں کچھ اصولی باتوں کا تصفیہ بھی ضروری تھا۔ جو ''اُردو نامہ'' کے ذریعے کیا گیا۔ شان الحق حقی اس سلسلے میں لکھتے ہیں کہ:

> ''اُردو نامہ'' کے ذریعے طریقِ املا، زبان کے حدودِ اربعہ، استناد کا دائرہ، فراہمی اسناد کے سلسلے میں بھی عام قارئین کی معلومات سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ تا کہ جو خلا رہ گئے ہیں وہ سب کے تعاون سے پُر کیے جا سکیں۔ ۳۵

''اُردو نامہ'' نے خاص طور پر لسانیات کو اپنا موضوع بنایا۔ اس کے ہر شمارے میں لغت کے اجزا شامل کیے جاتے اور اہلِ علم اس پر جو تبصرے کرتے تھے وہ بھی اس میں شامل کیے جاتے تھے۔ ان اجزا کا بالترتیب شایع ہونے سے یہ فائدہ بھی ہوا کہ لغت میں جس قدر ترمیم و اصلاح کی ضرورت تھی وہ ان تنقیدوں اور تبصروں سے پوری کر لی گئی۔ ڈاکٹر ابو سلمان شاہ جہاں پوری ''اُردو نامہ'' کی اہمیت واضح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

> ''یہ بات بلاخوف و تردید کہی جا سکتی ہے کہ لغت، لسانیات، قواعد، اشتقاقیات، اعراب، املا، رسم الخط، تدوینِ لغت وضعِ اصطلاحات وغیرہ کے اصول مسایل پر جو مقالات و مباحث اس کے صفحات پر آ چکے ہیں ان سے اُردو کے ہر رسالے کا دامن خالی ہے۔'' ۳۶

الغرض اُردو ڈکشنری بورڈ ایسا ادارہ ہے جو اُردو زبان و ادب کی ترقی میں مسلسل مصروف ہے۔

میرے اس مقالے کا حاصل یہ ہے کہ:

اب کیوں کہ اُردو لغت اپنے اختتامی مراحل میں ہے چناں چہ ضرورت اس امر کی ہے کہ:

۱۔ کتابوں کی اشاعت کا وہ سلسلہ جو کسی وجوہ کی بنا پر جاری نہیں رہ سکا تھا اِسے دوبارہ جاری کیا جائے۔ ''اُردو لغت بورڈ''، ایسی نادر کتب کو جو کہ اب نایاب ہیں انھیں شایع کر کے علمی خدمت کا فریضہ انجام دے سکتا ہے۔ جس سے یقیناً بورڈ کے مقاصد پورے ہوں گے۔

۲۔ اس کے علاوہ ''اُردو لغت'' کی تکمیل کے بعد بورڈ اپنے منصوبوں میں جیبی لغت (پاکٹ ڈکشنری) بھی شامل کرے تا کہ ہر طالبِ علم اس سے استفادہ کر سکے۔

۳۔ عصرِ حاضر میں اب اس بات کی ضرورت و اہمیت بڑھ گئی ہے کہ لغت کا انٹرنیٹ ورژن فراہم کیا جائے۔ اس کے علاوہ مکمل لغت کو سی۔ڈی پر منتقل کیا جائے ساتھ ہی انٹرنیٹ ایڈیشن ویب پر بھی شایع کیا جائے۔ یہ عمل دورِ جدید کے علمی تقاضوں کے عین مطابق ہے۔ اس سلسلے میں ڈاکٹر حافظ صفوان محمد چوہان سے اتفاق کیا جانا چاہیے:۔

> ''اُردو لغت کو کمپیوٹر پر فراہم کرنے (سی۔ڈی) اور اس کا انٹرنیٹ ایڈیشن ویب پر شایع کرنے کا پراجیکٹ شروع کر دیا جائے۔ یہی بہتر وقت ہے ان دونوں کاموں کے کرنے کا...اُردو لغت کا اس سمت میں بڑھاوا آکسفورڈ کی نری تقلید میں نہیں بلکہ دورِ جدید کے علمی تقاضوں کو ہاں کہتے ہوئے ہونا چاہیے۔''[۳۷]

حوالے وتعلیقات

۱۔ ''تعارف''، مشمولہ ''اُردو لغت''، جلد اوّل، ۱۹۷۷ء، ص۔ الف۔

۲۔ ڈاکٹر ممتاز حسن ۶، اگست یہ مقام تلون ڈی موسیٰ خان ضلع گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے تھے۔ ۱۹۳۰ء میں وہ ''انڈین آڈٹ اینڈ اکاؤنٹس'' سروس کے مقابلے کا امتحان پاس کر کے سرکاری ملازمت میں آ گئے۔ اس حیثیت سے سرجری ریزمن، ممبر وائسرائیر، تقسیم سے پہلے عبوری حکومت کے زمانے میں نواب زادہ لیاقت علی خان کے پرائیویٹ سیکریٹری اور قائم مقام گورنر اسٹیٹ بینک (۱۹۵۲ء) رہنے کے بعد سات برس وزارتِ مالیات کے سیکریٹری رہے۔ اس کے علاوہ بھی مختلف حیثیات سے کئی اہم منصب پر فرائض ادا کیے۔

پنجاب یونیورسٹی نے آپ کو ''ایل۔ایل۔ڈی'' کی ڈگری سے نوازا۔ ایران نے آپ کی خدمات کے اعتراف میں آپ کو نشانِ سپاس'' پیش کیا۔ وفاقی جرمنی نے آرڈر آف میرٹ کا ''گریٹ کراس'' اور ''گوئٹے میڈل'' پیش کیا۔ حکومتِ پاکستان نے ''ستارۂ پاکستان'' عطا کیا۔

۱۹۵۸ء میں ''اُردو ڈکشنری بورڈ'' کے پہلے صدر مقرر ہوئے اور ۱۹۷۴ء تک اس منصب پر فائز رہے۔ لغت کی تدوین کے ساتھ آپ کا ایک بڑا کارنامہ ان نادر و نایاب کتب کی دوبارہ اشاعت تھی جو نایاب اور گم نام تھیں۔ آپ کا انتقال ۱۹۷۴ء میں ہوا۔ (مقالاتِ ممتاز، ص ۱۳)

۳۔ بیگم شائستہ اکرام اللہ ۲۲، جولائی ۱۹۱۵ء کو کلکتہ میں پیدا ہوئیں۔ ۱۹۳۳ء میں ''لورسٹیو ہاؤس آف کلکتہ'' سے بی۔اے کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۳۳ء ہی میں آپ کی شادی، اکرام اللہ صاحب سے ہوگئی۔ ۱۹۳۷ء میں آپ اپنے شوہر کے ہمراہ لندن چلی گئیں اور ''اسکول آف اورینٹل اینڈ افریکن اسٹڈیز لندن'' سے پی ایچ۔ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ آپ کے مقالے کا عنوان "Development of the Urdu Novel and Short Story" تھا۔

۱۹۴۰ء میں وطن واپس آئیں اور سیاست میں حصہ لیتے ہوئے ''مسلم لیگ'' میں شمولیت اختیار کی۔ ''مسلم وومن فیڈریشن کی پہلی کنوینز مقرر ہوئیں۔ ۱۹۴۶ء میں ہندوستان کی دستور ساز اسمبلی کی رکن منتخب ہوئیں، قیامِ پاکستان کے بعد ۱۹۴۸ء میں ''دستور ساز اسمبلی آف پاکستان'' کی رکن منتخب ہوئیں اور ۱۹۵۵ء تک ممبر رہیں۔ ۱۹۵۱ء میں ''اسٹیٹ ڈپارٹمنٹ آف امریکہ'' کی دعوت پر آپ امریکی اداروں کی کارکردگی کے مطالعے کے لیے امریکہ تشریف لے گئیں، آل پاکستان وومن ایسوسی ایشن (A.P.W.A) کی فاؤنڈر ممبر تھیں اس ادارے کی پہلی انٹرنیشنل سیکریٹری مقرر ہوئیں بعد ازاں صدر نامزد ہوئیں۔ ۱۹۶۴ء سے ۱۹۶۷ء کے دوران پاکستانی سفیر کی حیثیت سے مراکش تشریف لے گئیں۔ ۱۱، دسمبر ۲۰۰۰ء میں ۸۵ سال کی عمر میں وفات پائی۔

۱۹۸۵ء سے ۱۹۶۸ء تک آپ ''اُردو ڈکشنری بورڈ'' سے بہ حیثیت نائب مدیر وابستہ رہیں۔ (ماہ نامہ ''قومی زبان''، شمارہ ۳، مارچ ۲۰۰۳ء، ص ۶۸۔۶۹)

۴۔ بابائے اُردو مولوی عبدالحق ۲۰، اگست ۱۸۷۰ء کو ضلع ''ہاپوڑ'' میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم ہاپوڑ اور سراوہ میں ہوئی۔ اس کے بعد وہ اپنے والد کے پاس فیروز پور (پنجاب) چلے گئے اور کئی سال تک وسط پنجاب کے اضلاع میں تعلیم پاتے رہے۔ ۱۸۹۱ء میں الہ آباد یونیورسٹی کے انٹرنس کے امتحان میں شریک ہوکر فرسٹ ڈویژن سے کامیابی حاصل کی۔ ۱۸۸۳ء میں انٹرمیڈیٹ کا امتحان اور ۱۸۹۵ء میں بی۔اے کا امتحان پاس کیا۔ ۱۸۹۹ء میں ''مدرسہ آصفیہ'' کے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے۔ اسی سال ماہِ اکتوبر میں رسالہ ''افسر'' کی ادارت سنبھالی۔ بارہ سال تک ''مدرسہ آصفیہ'' کے صدر مدرس رہے۔ آپ نے حیدرآباد کی ہوم آفس کی مترجمی کے فرائض بھی انجام دیے۔ ۱۹۱۲ء میں مولوی عبدالحق ''انجمن ترقی اُردو'' کے سیکریٹری نامزد ہوئے۔ ۱۹۳۰ء میں مولوی عبدالحق ''جامعہ عثمانیہ'' میں اُردو کے پروفیسر مقرر ہوئے۔

۱۹۳۸ء میں ''انجمن'' کا دفتر جلا تو انھوں نے ۱۹۴۹ء میں کراچی میں ''انجمن ترقیِ اُردو' پاکستان کی بنیاد رکھی اور ''اُردو کالج'' بھی قائم کیا۔ ۱۹۵۶ء تا ۱۹۵۳ء تک وہ ''کراچی یونیورسٹی'' میں اُردو کے اعزازی پروفیسر رہے۔
آپ کی علمی خدمات کے صلے میں آپ کو 'الہٰ آباد یونیورسٹی' نے ۱۹۳۷ء میں ڈی۔لٹ کی اعزازی سند عطا کی، ۱۹۴۱ء میں ''علی گڑھ مسلم یونیورسٹی'' نے ''ڈاکٹریٹ'' کی اعزازی ڈگری عطا کی۔ ۱۹۵۹ء میں صدرِ مملکت ایوب خان نے آپ کو 'ہلالِ قائد اعظم' سے نوازا۔ (شہاب الدین ثاقب، ''بابائے اُردو مولوی عبدالحق حیات و خدمات''، کراچی، انجمن ترقی اُردو، ۱۹۸۵ء)

۵۔ جوش ملیح آبادی کا اصل نام شبیر احمد خان ہے۔ ۵ دسمبر ۱۸۹۸ء کو ملیح آباد میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۰۷ء میں آپ نے اپنا نام تبدیل کر کے شبیر حسن خان رکھ لیا۔ عربی کی ابتدائی تعلیم مرزا ہادی رسوا، فارسی اور اُردو کی تعلیم مولانا قدرت اللہ بیگ، مولوی نیاز علی خان اور مولانا ظاہر سے حاصل کی، انگریزی ماسٹر گومتی پرشاد سے حاصل کی۔ ۱۹۱۴ء میں آگرہ کے اوینٹ پیٹرس کالج سے سینئر کیمبرج کا امتحان پاس کیا۔ آپ دارالترجمہ حیدرآباد دکن سے ۱۹۲۵ء، مدیر ''آج کل'' دہلی سے ۱۹۴۸ء تا ۱۹۵۵ء تک وابستہ رہے۔ ان کی ادارت میں نکلنے والے ماہ ناموں میں: مدیر ''کلیم'' دہلی ۱۹۳۵ء تا ۱۹۳۹ء، مدیرِ اعلیٰ، ''نیا ادب'' اور ''کلیم'' لکھنو، ۱۹۴۰۔۱۹۴۱ء شامل ہیں۔
آپ کے متعدد شعری مجموعے منظرِ عام پر آچکے ہیں۔ ۱۹۴۳ء سے ۱۹۴۸ء جوش فلمی دنیا سے وابستہ رہے (ماہ نامہ: ''افکار''، بیادِ جوش، جولائی ۱۹۸۲ء، ص ۳۰ تا ۳۵)

۶۔ رازق الخیری ۱۹۰۰ء میں دہلی میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۲۲ء میں سینٹ اسٹیفن کالج سے بی۔اے کیا۔ تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد ۱۹۲۳ء میں اپنے والد راشد الخیری کے ساتھ ماہ نامہ ''عصمت'' کی ادارتی ذمہ داریاں سنبھالی اور پھر ہمیشہ اسی منصب کی انجام دہی میں منہمک و مصروف رہے۔ ۱۹۱۹ء میں رازق الخیری نے ''عصمت بک ڈپو' قائم کیا، ۱۹۲۷ء میں لڑکیوں کے لیے رسالہ ''بنات'' نکالا، ۱۹۳۴ء میں ماہ نامہ ''جوہرِ نسواں'' کا اجرا کیا۔ تقسیم ہند کے بعد پاکستان آگئے اور اپنے تمام رسائل کو پابندی کے ساتھ جاری رکھا۔ (''دبستانوں کا دبستان، کراچی''، ص ۱۷۶)

۷۔ ڈاکٹر ابواللیث صدیقی ۱۵، جون ۱۹۱۶ء کو آگرے میں پیدا ہوئے آپ نے انٹرمیڈیٹ سے پی ایچ۔ڈی تک علی گڑھ یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کی۔ آپ شعبۂ اُردو، ''علی گڑھ یونیورسٹی'' سے اُردو میں پی ایچ۔ڈی کرنے والے پہلے شخص تھے۔ آپ کے مقالے کا عنوان ''لکھنو کا دبستانِ شاعری'' تھا۔ ۱۹۳۸ء سے ۱۹۴۸ء آپ ''مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ'' اور ۱۹۵۰ء سے ۱۹۵۶ء شعبۂ اُردو، ''پنجاب یونیورسٹی'' میں بہ حیثیت پروفیسر اپنے فرائض انجام دیتے رہے۔ آپ نے ۱۹۵۹ء تا ۱۹۶۰ء ''کولمبیا یونیورسٹی'' میں بہ حیثیت پروفیسر اپنے فرائض ادا کیے۔ ۱۹۶۲ء سے ۱۹۶۳ء وہ ریسرچ اسکالر و مشیر لسانی سیٹو مقرر ہوئے۔ ۱۹۵۶ء میں ''کراچی یونیورسٹی'' سے منسلک ہوئے ان کی خدمات کے صلے میں انھیں پروفیسر ایمریطس بنادیا گیا۔

ڈاکٹر ابواللیث صدیقی ۱۹۷۶ء سے ۱۹۷۴ء تک بورڈ سے مدیر اعلیٰ کی حیثیت سے وابستہ رہے۔ (دبستانوں کا دبستان، کراچی میں ۱۶۔۱۷)

۸۔ شان الحق حقی ۱۹۱۷ء کو دہلی میں پیدا ہوئے آپ کا اصل نام ابتسام الدین تھا۔ آپ نے ایم۔اے (انگریزی) ''سینٹ اسٹیفن کالج''، دہلی سے کیا۔ آپ کو ''ایم۔ بی۔ایس انٹرنیشنل'' یونیورسٹی ڈی لاوئیر نے اعزازی طور پر ڈی لٹ کی ڈگری عطا فرمائی۔

آپ نے برٹش کونسل کے زیرِ اہتمام لندن میں اطلاعات و اشتہارات کی تربیت حاصل کی۔ آپ پبلک سروس کمیشن کے ذریعے محکمہ اشتہارات و مطبوعات و فلم سازی میں گزٹ پوسٹ پر منتخب ہوئے اور ترقی کرتے ہوئے اسسٹنٹ ڈائریکٹر اور ڈپٹی ڈائریکٹر منتخب ہوئے۔ سینٹرل انفریشن سروس میں آئے، ٹیلی وژن میں جنرل منیجر اور پھر کنٹرولر انفارمیشن سیلر ہوئے۔ حکومتِ پاکستان نے آپ کی اعلیٰ علمی و ادبی خدمات کے صلے میں ۱۹۶۹ء میں ''تمغۂ قائدِ اعظم'' اور ۱۹۸۵ء میں ''ستارۂ امتیاز'' سے نوازا۔

آپ ''اُردو ڈکشنری بورڈ'' سے ۱۹۸۵ء سے ۱۹۷۵ء تک وابستہ رہے۔ (غیر مطبوعہ مقالہ: برائے ایم۔اے اُردو، بہ عنوان ''ڈاکٹر شان الحق حقی فنی و سوانحی خاکہ'' مقالہ نگار، فرحت سعیدی، ۹۷۔۱۹۹۶ء)

۹۔ پیر حسام الدین راشدی ۲۰ ستمبر ۱۹۱۱ کو لاڑکانہ کے قریب بہمن گوٹھ میں پیدا ہوئے۔ عربی، فارسی، صرف و نحو میں استدراک حاصل کرنے کے بعد مولوی محمد الیاس پنہور سے رجوع کیا، سیّد علی لکھیاری سے بھی فیض حاصل کیا۔ ذاتی طور پر انگریزی پڑھی ۱۹۳۰ء میں سندھ ''زمیندار'' کے ایڈیٹر مقرر ہوئے۔

آپ مولوی عبدالحق کے دستِ راست اور ''انجمن ترقی اُردو'' کے محکم ستون تھے۔ اس کے علاوہ ''اُردو کالج''، کراچی سے ۱۹۴۸ء تا ۱۹۷۰ء اُردو ٹرسٹ سے ۱۹۵۰ء، ''انسٹیٹیوٹ آف سینٹرل اینڈ ویسٹ ایشین اسٹڈیز''، ''جامعہ کراچی'' ۱۹۶۸ء، ''ادارۂ یادگارِ غالب'' سے ۱۹۶۸ء میں وابستہ رہے۔ ملکی علمی و ادبی اداروں کے رکن کی حیثیت سے فرائض انجام دیے۔

''سندھ یونیورسٹی'' سے بہ حیثیت ممبر اکیڈمک کونسل ۱۹۵۹ء تا ۱۹۶۳ء، رکن سینٹ ۱۹۵۹ء تا ۱۹۶۳ء، ممبر سینڈیکیٹ ۱۹۶۳ء۔۱۹۶۷ء وابستہ رہے، سندھی، ''اُردو بورڈ آف اسٹڈیز'' جامعہ کراچی کے ماہر کی حیثیت سے ۱۹۶۳ء میں اپنے فرائض انجام دیے۔ اُردو، سندھی، فارسی میں آپ کی متعدد تصانیف منظرِ عام پر آچکی ہیں۔ (ماہ نامہ قومی زبان ''حسام الدین راشدی نمبر'' شمارہ ۱۲، دسمبر ۱۹۸۲ سے ماخوذ، دبستانوں کا دبستان ص: ۱۳۶۔۱۳۷)

۱۰۔ ڈاکٹر سیّد عبداللہ منگور، تحصیل مانسہرہ، ضلع ہزارہ میں ۵، اپریل ۱۹۰۶ء میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ۱۹۲۵ء میں ایم۔اے (فارسی) کا امتحان اور ۱۹۳۲ء میں ایم۔اے (عربی) کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۳۵ء میں ''پنجاب یونیورسٹی'' سے ڈی۔لٹ کی ڈگری حاصل کی۔ آپ نے مختلف حیثیات سے اپنے فرائضِ ادا کیے جو درج ذیل ہیں۔

آنری لائبریرین، ''پنجاب یونیورسٹی'' ۱۹۴۹ء۔۱۹۵۵ء پرنسپل، ''یونیورسٹی اورینٹل کالج'' ۱۹۵۴ء۔۱۹۶۵ء صدر شعبۂ اُردو، ''پنجاب یونیورسٹی'' ۱۹۴۹ء۔ ۱۹۵۳ء، صدر شعبۂ عربی، ''پنجاب یونیورسٹی'' ۱۹۵۹ء، استاد، ایم۔اے فارسی ۱۹۳۸ء، ناظم اعزازی) شعبۂ تالیف وترجمہ ۱۹۶۲ء دائرۂ المعارف اسلامیہ ''پنجاب یونیورسٹی'' کے صدر اور مدیرِ اعلیٰ رہے اس کے علاوہ ملک کے علمی وادبی اداروں سے مختلف حیثیات سے وابستہ رہے۔ (ماہ نامہ اسلوب، شمارہ خصوصی، تخلیقی ادب، اکتوبر، نومبر ۱۹۸۳ء ص ۲۰۔۲۔ رفیق ڈوگر: ''ادبی ملاقاتیں'' لاہور سنگِ میل پبلی کیشنز ۱۹۹۲ء، ص ۱۶)

۱۱ مرزا نسیم بیگ: ''اُردو ڈکشنری بورڈ ایک جائزہ'' مضمون مشمولہ روزنامہ جنگ مڈویک میگزین، ۴، اکتوبر ۲۰۰۰ء۔

۱۲ محمد ہادی حسین ۱۹۰۶ء میں گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے۔ ''پنجاب یونیورسٹی'' سے ایم۔اے انگریزی کیا۔ عملی زندگی کا آغاز انڈین آڈٹ اکاؤنٹس سروس سے ہوا۔ پھر ''انڈین سول سروس'' میں داخل ہوئے۔ قیام پاکستان کے بعد ''سول سروس آف پاکستان'' میں رہے۔ مختلف انتظامی عہدوں پر کام کیا۔ ۱۹۶۳ء میں ریٹائرڈ ہوئے اور پھر علمی و ادبی کاموں میں مشغول ہوگئے۔ ۱۹۶۵ء تا ۱۹۸۲ء ''اُردو ڈکشنری بورڈ'' کے صدر رہے۔ (ماہ نامہ ''اسلوب، شمارۂ خصوصی تخلیقی ادب، اکتوبر، نومبر ۱۹۸۳ء)

۱۳ محمد اظفر اپریل ۱۹۰۹ء کو بہ مقام ریمان ضلع بنارس میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۳۰ء میں ایم۔اے اور ایل۔ایل۔بی ''الہ آباد یونیورسٹی'' سے کیا۔ ۱۹۳۱ء میں آئی۔سی۔ایس (انڈین سول سروس) میں کامیابی حاصل کی اور اسی سال ''جیس کالج آکسفورڈ یونیورسٹی'' میں ٹریننگ کے لیے بھیج دیے گئے۔
۱۹۳۵ء میں سب ڈویژنل مجسٹریٹ سسرام مقرر ہوئے اس کے علاوہ ڈپٹی کمشنر سمن پور، آڑیسہ میں بہ حیثیت سیکریٹری تعلیم، صحت اور جنگلات اپنے فرائض انجام دیے، بہار میں فنانس سیکریٹری کے عہدے پر بھی اپنی خدمات انجام دیں۔ قیامِ پاکستان کے بعد پہلے وزارتِ خزانہ کے جوائنٹ سیکریٹری مقرر ہوئے۔ مشرقی پاکستان میں ہوم سیکریٹری کے طور پر اپنے فرائض ادا کیے۔ ۱۹۵۳ء میں جوائنٹ سیکریٹری امور کشمیر کے عہدے پر فائز ہوئے ۱۹۶۵۔ ۱۹۲۶ء میں اسٹبلشمنٹ کے سیکریٹری رہے۔
''اُردو ڈکشنری بورڈ'' سے ۱۹۸۲ء میں بہ حیثیت صدر وابستہ ہوئے اور ۱۹۸۸ء تک اپنے فرائض نہایت عمدگی سے ادا کیے۔ ''اُردو ڈکشنری بورڈ'' کی موجودہ عمارت (واقع نیپا چورنگی) محمد اظفر کی ذاتی کوششوں اور وزارتِ تعلیمات کی خصوصی اعانت سے ۱۹۸۴ء میں قائم ہوئی۔ آپ کو اُردو، فارسی اور انگریزی پر کامل دسترس تھی۔ (کمال اظفر کا خط، راقمہ کے نام، مورخہ ۲۰ جون ۲۰۰۳ء)

۱۴ ڈاکٹر جمیل جالبی ۱۲، جون ۱۹۲۹ء کو علی گڑھ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ایم۔اے (انگریزی)، ایم۔اے (اُردو)، اور ایل۔ایل۔بی کرنے کے بعد پی ایچ۔ڈی کیا۔ اور ۱۹۷۳ء میں ڈی۔لٹ کی ڈگری حاصل کی۔ آپ نے یہ تمام ڈگریاں سندھ یونیورسٹی سے حاصل کیں۔ پی۔اے۔ایس کے امتحان میں کامیاب ہونے کے بعد انکم ٹیکس افسر مقرر ہوئے پھر تین سال کے عرصے کے لیے انکم ٹیکس

کمشنر کے اعلیٰ عہدے پر فائز ہوئے۔ ۱۹۸۳ء میں ''کراچی یونیورسٹی'' کے وائس چانسلر کی حیثیت سے آپ کا تقرر ہوا۔ ''مقتدرہ قومی زبان'' کے چیئرمین کی حیثیت سے بھی اپنے فرائض ادا کیے۔ ڈاکٹر جمیل جالبی نے دنیاے ادب میں گراں قدر خدمات انجام دیں انھوں نے تنقید و تحقیق میں یکساں توجہ دیتے ہوئے اُردو ادب کے ذخیرے میں پیش بہا اضافہ کیا۔ آپ کی خدمات کے اعتراف میں آپ کو پاکستان کے مختلف اداروں کی جانب سے اعزازات و تمغات سے بھی نوازا گیا۔ ''اُردو ڈکشنری بورڈ'' کے صدر کی حیثیت سے آپ ۱۹۸۸ء سے ۱۹۹۲ء تک وابستہ رہے۔ (غیر مطبوعہ مقالہ: براے ایم۔اے اُردو، بہ عنوان ''ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان کے نامور شاگردوں کی ادبی خدمات کا جائزہ'' مقالہ نگار، نازنین سلیم: ۹۸۔۱۹۹۷ء)

۱۵۔ ڈاکٹر جمیل الدین عالی ۲۰، جنوری ۱۹۲۵ء کو دہلی میں پیدا ہوئے ۱۹۵۱ء میں سی۔ایس۔ایس کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۷۱ء میں ایف۔آئی۔ایل اور ایل۔ایل۔بی جامعۂ کراچی سے کیا۔ ۱۹۴۷ء میں آپ اسسٹنٹ وزارتِ تجارت، حکومت پاکستان مقرر ہوئے، ۱۹۵۲ء میں آفسر پاکستان ٹیکسیشن سروس کے عہدے پر فائز ہوئے اس کے علاوہ افسر بکارِ خاص ایوانِ صدر کاپی رائٹ رجسٹرار وزارت تعلیم، سیکریٹری نیشنل پریس ٹرسٹ، نیشنل بینک آف پاکستان میں بہ طور سینیئر ایگزیکٹو، وائس پریزیڈنٹ رہے اس کے علاوہ آپ مختلف اداروں سے مختلف حیثیات سے وابستہ رہے۔ آپ کی خدمات کے اعتراف میں آپ کو ملکی اور غیر ملکی اعزازات سے بھی نوازا۔ شاعری، تراجم، سفر نامہ نگاری اور کالم نگاری کے حوالے سے آپ کی کئی تصانیف منظرِ عام پر آچکی ہیں۔ ۱۹۹۴ء میں آپ ''اُردو ڈکشنری بورڈ'' کے صدر منتخب ہوئے اور ۱۹۹۸ء تک اپنے فرائض با احسن و خوبی انجام دیتے رہے۔ (ماہ نامہ: دنیاے ادب ''جمیل الدین عالی نمبر، ۲۰۰۱ء)

۱۶۔ ڈاکٹر فرمان فتح پوری اُردو ادب کے اِس عہد کا ایک بڑا نام ہے۔ تحقیق و تنقید کا کوئی گوشہ ان کی نگاہوں سے اوجھل نہیں ہے۔ آپ ۲۶، جنوری ۱۹۲۶ء کو فتح پور میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۵۸ء میں ایم۔اے (اُردو) کا امتحان فرسٹ کلاس فرسٹ پوزیشن کے ساتھ پاس کیا۔ کراچی یونیورسٹی سے ''اُردو کی منظوم داستانیں'' پر تحقیقی کام کر کے پی ایچ۔ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ ۱۹۷۴ء میں ''اُردو شعراء کے تذکرے اور تذکرہ نگاری'' پر کراچی یونیورسٹی سے ڈی۔لٹ کی ڈگری حاصل کی۔ اگست ۱۹۵۸ء میں شعبۂ اُردو، ''کراچی یونیورسٹی'' سے منسلک ہوئے اور ترقی کرتے ہوئے صدر شعبۂ اُردو کے عہدے پر فائز ہوئے۔ ۱۹۸۵ء میں وفاقی حکومت نے اُردو ڈکشنری بورڈ کے لیے ان کی خدمات مستعار لیں چناں چہ وہ ایک سال بہ یک وقت شعبۂ اُردو' جامعہ کراچی'' اور اُردو ڈکشنری بورڈ کے نگراں رہے۔
۱۹۸۵ء سے ۱۹۹۴ء تک اُردو ڈکشنری بورڈ، کراچی کے مدیرِ اعلیٰ کی حیثیت سے اپنے فرائض انجام دیے اور ۱۹ سال سے وہ اس ادارے میں صدر کے منصب پر فائز ہیں۔ (۱۔ احمد حسین صدیقی، مرتب، دبستانوں کا دبستان، کراچی، ص ۳۴۰۔ ۲۔ امراؤ طارق، مرتب: ''ڈاکٹر فرمان فتح پوری، حیات و خدمات''، ص ۳۹)۔

۱۷؎ ماہرلسانیات، شوکت سبزواری ۱۹۰۸ء کو میرٹھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کا اصل نام سید شوکت علی تھا۔ آپ نے ''میرٹھ کالج'' سے ایل۔ ایل۔ بی اور ''آگرہ یونیورسٹی'' سے ایم۔اے (اُردو) کیا آپ نے ۱۹۵۳ء میں ''اُردو زبان کا ارتقاء'' پر تحقیقی مقالہ لکھ کر پی ایچ۔ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ آپ نے متعدد کتابیں اور تحقیقی مقالات لکھے آپ ''اُردو ڈکشنری بورڈ'' کے پہلے مدیر اوّل تھے۔ (احمد حسین صدیقی، مرتب، دبستانوں کا دبستان، کراچی، حصہ اوّل، کراچی، ۲۰۰۳ء، ص ۲۵۹)

۱۸؎ ماہرلسانیات اور ماہر لغت نویس، نسیم امروہوی ۲۴، اگست ۱۹۰۸ء کو امروہہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کا اصل نام سیّد قائم رضا تھا۔ آپ نے پہلا مرثیہ ۱۹۲۳ء میں امروہہ کی ایک مجلس میں پڑھا۔ لکھنؤ میں نسیم امروہوی کی مرثیہ گوئی سے ایک نئے دور کا آغاز ہوا۔ ۱۹۵۰ء میں آپ پاکستان تشریف لے آئے۔ آپ ''اُردو ڈکشنری بورڈ'' کے دوسرے مدیرِ اوّل تھے آپ نے اپنے فرائضِ منصبی ۱۹۷۵ء سے ۱۹۷۹ء تک باحسن وخوبی انجام دیے۔ (''دبستانوں کا دبستان، کراچی''، ص ۴۸۳،۴۸۴)

۱۹؎ ڈاکٹر حنیف فوق ۲۶، دسمبر ۱۹۲۶ء کو بھوپال میں پیدا ہوئے۔ ان کا نام حنیف قریشی، تخلص فوق اور قلمی نام حنیف فوق ہے۔ لکھنو سے ۱۹۴۹ء میں بی۔اے (آنرز) اور ایم۔اے (اُردو) کے امتحان پاس کیے۔ اُردو اور فارسی میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر انھیں دو مرتبہ ایس۔ ایس مشران طلائی تمغوں سے نوازا گیا۔ ۱۹۶۴ء میں ''دی سوشل انالائس آف پوئٹری ڈیورنگ اینڈ آفٹر ۱۸۵۷ء'' کے عنوان پر تحقیقی مقالہ لکھ کر پی ایچ۔ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ مشرقی پاکستان کے حالات خراب ہوئے تو آپ پاکستان آگئے اور ''کراچی یونیورسٹی'' سے وابستہ ہوئے۔ ۱۹۸۱ء میں وہ حکومتِ پاکستان کی طرف سے ترکی گئے اور ''انقرہ یونیورسٹی'' میں شعبۂ اُردو اور مطالعہ پاکستان کے پروفیسر اور صدر کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔ ترکی سے واپس ''جامعۂ کراچی'' آئے اور ۱۹۸۶ء میں ریٹائرڈ ہوئے۔
ڈاکٹر حنیف فوق ۱۹۹۵ء سے ۱۹۹۸ء تک مدیرِ اعلیٰ کی حیثیت سے ''اُردو ڈکشنری بورڈ'' سے وابستہ رہے۔ (پروفیسر ہارون الرشید، محفل جو اجڑ گئی، کراچی، ادارۂ یادگارِ غالب، ۱۹۹۵ء، ص ۱۰۷)
(نورالحسن جعفری: ''منتشر یادیں''، کراچی، انجمن ترقی اُردو، ۲۰۰۳ء)

۲۰؎ پروفیسر سحر انصاری ۲۷، اپریل ۱۹۴۱ء کو اورنگ آباد میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے ''جامعہ کراچی'' سے انگریزی ادب، اُردو ادب اور لسانیات میں یکے بعد دیگرے ایم۔اے کے امتحانات پاس کیے۔ تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد آپ درس و تدریس کے شعبے سے وابستہ ہوگئے۔ پہلے انھوں نے ''جامعۂ بلوچستان'' میں اپنے فرائض ادا کیے پھر ''جامعۂ کراچی'' سے منسلک ہوگئے۔ ۱۹۹۵ء سے ۱۹۹۷ء تک صدرِ شعبہ رہے۔ ۱۹۹۸ء سے ۲۰۰۰ تک ''اُردو ڈکشنری بورڈ'' کے مدیرِ اعلیٰ رہے۔ اس سے پہلے دس سال تک ''برٹش ہائی کمیشن'' کے شعبۂ اطلاعات میں بہ حیثیت افسر اطلاعات ملازمت اختیار کی۔ (انٹرویو: مشمولہ ''مڈویک میگزین'' ص ۶ بہ حوالہ دبستانوں کا دبستان، کراچی، ۲۰۶)

۲۱ مرزا نسیم بیگ ''اُردو ڈکشنری بورڈ'' سے بہ حیثیت مدیر وابستہ ہیں آپ ۵، جولائی ۱۹۴۷ء کو دہلی میں پیدا ہوئے۔ جامعۂ کراچی سے ایم۔اے (اُردو) کیا اور پی ایچ۔ڈی کا تحقیقی کام بھی جاری ہے۔ نسیم صاحب ''اُردو ڈکشنری بورڈ'' سے ۱۹۶۷ء سے منسلک ہیں اور مندرجہ ذیل حیثیتوں سے اپنے فرائض انجام دیتے رہے۔

۱: شعبۂ انتظامیہ ۱۹۶۷ء تا ۱۹۷۱ء۔

۲۔ شعبۂ طباعت ۱۹۷۱ء تا ۱۹۷۶ء۔

۳۔ شعبۂ ادارت

الف: معاون مدیر ۱۹۷۶ء تا ۱۹۸۶ء۔

ب: نائب مدیر ۱۹۷۶ء تا ۱۹۹۰ء۔

ج: مدیر ۱۹۹۰ء تا حال

د: مدیر اعلیٰ (قائم مقام) ۲۲، مارچ ۲۰۰۰ء تا ۱۷، جنوری ۲۰۰۱ء

(مکتوب بنام راقمہ ۲۱، جنوری ۲۰۰۳)

۲۲ ڈاکٹر یونس حسنی یکم اپریل ۱۹۳۷ء کو ٹونک میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۶۲ء میں ''وکرم یونیورسٹی'' اجین سے ایم۔اے (اُردو) کا امتحان فرسٹ کلاس میں پاس کیا اور اسی ادارے سے ''اختر شیرانی اور جدید اُردو ادب'' پر تحقیقی کام کر کے پی ایچ۔ڈی کی ڈگری حاصل کی آپ ۱۹۶۲ء تا ۱۹۶۳ء میں ایم۔بی کالج (راج) انڈیا ۱۹۶۴ء میں ''راجستھان کالج''، ''راجستھان یونیورسٹی'' اور ۱۹۶۵ء تا ۱۹۶۸ء ''مدھو کالج'' اور ''وکرم یونیورسٹی'' انڈیا میں بہ حیثیت لیکچرر اپنے فرائض انجام دیتے رہے پاکستان آنے کے بعد ایف۔جی۔کالج میں لیکچرر کے مقرر ہوئے پھر ''کراچی یونیورسٹی'' میں اسسٹنٹ پروفیسر کی حیثیت سے وابستہ رہے ۱۹۹۲ء تا ۱۹۹۵ء تک صدر شعبۂ اُردو کی حیثیت سے اپنے فرائض ادا کیے۔

ڈاکٹر یونس حسنی ۲۰۰۱ء سے ۲۰۰۳ء تک مدیر اعلیٰ کی حیثیت سے ''اُردو ڈکشنری بورڈ'' میں خدمات انجام دیتے رہے۔ (مکتوب بنام راقمہ، ۲، فروری، ۲۰۰۳ء)

۲۳ ڈاکٹر رؤف پاریکھ، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ اُردو، جامعہ کراچی، کراچی۔

۲۴ ''اُردو لغت'' جلد بیست و یکم، اُردو لغت بورڈ، کراچی، ۲۰۰۷، ص III۔

۲۵ محترمہ فرحت فاطمہ رضوی گزشتہ 30 سال سے اُردو ڈکشنری بورڈ سے وابستہ ہیں۔ دورانِ ملازمت آپ اسکالر، معاون مدیر اور مدیر کے عہدوں پر فائز رہیں۔ ۲۰۰۷ء سے آپ مدیر اعلیٰ کے عہدے پر فائز ہیں اور با احسن و خوبی اپنے فرائضِ منصبی ادا کر رہی ہیں۔ (محترمہ فرحت فاطمہ رضوی کا خط بنام راقمہ مورخہ ۲ مئی ۲۰۰۳ء)

۲۶ بذریعہ ٹیلی فون محترمہ فرحت فاطمہ رضوی صاحبہ سے بتایا۔
۲۷ بذریعہ فون ڈاکٹر رؤف پاریکھ صاحب نے بتایا۔
۲۸ دیباچہ مشمولہ ''اُردو لغت'' جلد بیست و یکم، اُردو لغت بورڈ، کراچی، ص IX۔
۲۹ ایضاً
۳۰ محمد ہادی حسین: ''تعارف'' مشمولہ ''اُردو لغت'' جلد اول ۱۹۷۷ء، ص۔ب۔
۳۱ ''تعارف''، مشمولہ ''اُردو لغت''، جلد اول، ۱۹۷۷ء، ص۔الف
۳۲ ڈاکٹر حافظ صفوان محمد چوہان: ''اُردو لغت (تاریخی اصول پر) بدلتے لسانی تناظر میں چند تجاویز'' مضمون مشمولہ Journal of Research (Faculty of Language & Islamic Studies، Vol: 12, 2007، ص ۲۷۶۔
۳۳ ''ترقی اُردو بورڈ کی علمی خدمات پر ایک نظر''، ڈاکٹر ابو شاہ جہاں پوری، مضمون مشمولہ ''اُردو نامہ''، شمارہ ۵۰، ص ۳۱۴۔
۳۴ شان الحق حقی، ''تعارف'' مشمولہ ''اشاریہ اُردو نامہ'' ص ۸۔
۳۵ ایضاً، ص ۸۔
۳۶ ''ترقی اُردو بورڈ کی علمی خدمات پر ایک نظر'' ابو شاہ جہاں پوری، ص ۳۱۶۔
۳۷ ڈاکٹر حافظ صفوان محمد چوہان: ''اُردو لغت (تاریخ اصول پر) ص ۲۷۶۔۲۷۷۔

کتابیات

۱۔ احمد حسین صدیقی، مرتب: ''دبستانوں کا دبستان، کراچی'' حصہ اوّل، کراچی، محمد حسین اکیڈمی، ۲۰۰۳ء۔
۲۔ امراؤ طارق، مرتب: ''ڈاکٹر فرمان فتح پوری حیات و خدمات''، کراچی، فتح پور ایجوکیشنل سوسائٹی، ۱۹۹۴ء۔
۳۔ ایوب صابر پروفیسر: ''پاکستان میں اُردو کے ترقیاتی ادارے، اسلام آباد، مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۸۵ء۔
۴۔ جمیل الدین عالی: ''فن و شخصیت'' مرتبہ، ایم حبیب خان، دہلی، انجمن ترقی اُردو (ہند) ۱۹۸۸ء۔
۵۔ شہاب الدین ثاقب: ''بابائے اُردو مولوی عبدالحق، حیات اور علمی خدمات''، کراچی، انجمن ترقی اُردو، ۱۹۸۵ء۔
۶۔ ممتاز حسن، ڈاکٹر: ''مقالاتِ ممتاز''، مرتب، شان الحق حقی، کراچی، ادارۂ یادگارِ غالب، ۱۹۹۵ء۔
۷۔ نورالحسن جعفری: ''منتشر یادیں''، کراچی، انجمن ترقی اُردو، ۲۰۰۳ء۔
۸۔ ہارون الرشید، پروفیسر: ''محفل جو اجڑ گئی''، کراچی، ادارۂ یادگارِ غالب، ۱۹۹۵ء۔

رسائل و جرائد

۱۔ ماہ نامہ ''افکار''، کراچی، شمارہ ۶، مارچ ۱۹۷۳ء۔
۲۔ ماہ نامہ ''افکار''، کراچی، شمارہ ۵۰، مئی ۱۹۷۴ء۔
۳۔ مجلّہ علم و آگہی خصوصی شمارہ ۷۴، ۱۹۷۳ء۔
۴۔ ماہ نامہ ''دنیائے ادب''، جمیل الدین عالی نمبر ۲۰۰۱ء۔
۵۔ ماہ نامہ ''اسلوب''، کراچی، شمارۂ خصوصی، تخلیقی ادب، اکتوبر نومبر ۱۹۸۳ء۔
۶۔ Journal of Research (Faculty of Language & Islamic Studies), Vol: 12, Multan, Bahaudddin Zakariya University, 2007.
۷۔ سہ ماہی ''اُردو نامہ''، اُردو ڈکشنری بورڈ، شمارہ ۵۰۔
۸۔ ہفتہ وار، ''جنگ''، مڈ ویک میگزین، کراچی، ۹ فروری، ۲۰۰۰ء۔
۹۔ ہفتہ وار، جنگ، ''مڈ ویک میگزین''، کراچی، ۱۴ جون ۲۰۰۰ء۔
۱۰۔ ہفتہ وار، جنگ، ''مڈ ویک میگزین''، کراچی، ۴، اکتوبر ۲۰۰۰ء۔

لغات

۱۔ ''اُردو لغت''، جلد اوّل، کراچی، اُردو ڈکشنری بورڈ، ۱۹۷۷ء۔
۲۔ ''اُردو لغت''، جلد بیست و یکم، کراچی، اُردو ڈکشنری بورڈ، ۲۰۰۷ء۔

غیر مطبوعہ مقالات

۱۔ فرحت سعیدی: ''ڈاکٹر شان الحق حقی، فنی و سوانحی خاکہ''، مقالہ برائے ایم۔اے اُردو، شعبۂ اُردو، سندھ یونیورسٹی، جام شورو، ۹۷۔۱۹۹۶ء۔
۲۔ نازنین سلیم، ''ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان کے نام ور شاگردوں کی ادبی خدمات کا جائزہ''، مقالہ برائے ایم۔اے اُردو، شعبۂ اُردو، سندھ یونیورسٹی، جام شورو، ۹۸۔۱۹۹۷ء۔

O < ------ > O